السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

شرع شریف میں حلالہ کس کو کہتے ہیں۔ ہمارے بعض علاقوں میں مروجہ حلالہ عمل میں لاتے ہیں۔ کسی کے لئے حلالہ کرتے ہیں۔ بعض مفتی اس پر جواز کا فتویٰ دیتے ہیں آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو حدیث

لعن رسول الله صلی اللہ علیه وسلم المحلل والمحلل له

کا کیا مطلب ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حلالہ مطلقہ عورت کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرنے اور پھر اس سے طلاق یا موت زوج کی وجہ سے علیحدہ ہو کر پہلے ذوج مطلق کے لئے حلال ہو جاتی ہے اس کا نام ہے۔ لیکن ذوج اول یا زوجہ یا اس کے کسی ولی کی طرف سے زوج ثانی سے یہ شرط کرنی کہ وہ طلاق دے دے اور زوج ثانی کا اس شرط کو قبول کر کے نکاح کرنا یہ حرام ہے اس میں فریقین پر لعنت کی گئی ہے حدیث جو سوال میں مذکور ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ تحلیل کی شرط کر کے نکاح کرنا موجب لعنت ہے۔ (نکاح محمدی ص 71 تا 80) (محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ مدرسہ الصیغیہ دھلی۔) (منقول از اخبار الجمعیۃ دھلی جلد نمبر 14۔ 44 مورخہ 6 شعبان المعظم 1350ء۔ 16 دسمبر 1931ء

طلاق کا مسئلہ

ہفتہ دو ہفتے میں ایک بار یہ واقعہ ضرور سامنے آتا ہے۔ کہ کوئی مسلمان غصہ میں یا بغیر غصہ کے ہی سہی ایک جلسہ میں تین بار طلاق دیتا ہے یا حمل یا ماہواری کے زمانہ میں طلاق دیتا ہے۔ تو ان تمام حالتوں میں بعض مولوی طلاق بائن کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ جو بالکل غلط ہوتا ہے۔ چند باتیں یاد رکھئے۔

1۔ غصے کی طلاق سرے سے ہی طلاق ہوتی ہی نہیں۔ لہذا رجوع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

2۔ ماہواری کے ایام میں بھی طلاق طلاق نہیں ہوتی۔ طھر کی حالت شرط لازم ہے۔

3۔ اگر ایک صحبت میں تین طلاقیں دے۔ تو وہ ایک طلاق رجعی مانی جائے گی۔ رجعی سے یہ مطلب ہے کہ شوہر اس طلاق کو واپس لے کر پھر میاں بیوی کے تعلقات قائم کر سکتا ہے۔ 4۔ اگر بزریعہ خط طلاق دی ہے۔ تو خواہ مضمون میں کتنی ہی سختی کی گئی ہو۔ تو ایک ہی رجعی طلاق مانی جائے گی۔ جسے واپس لیا جا سکتا ہے۔ نیز خط کا مضمون اسی طرح صاف ہوا کہ ''کہ میں فلاں بنت فلاں کو طلاق دیتا ہوں'' خط غصے میں نہ لکھا ہو اور حالت طھر میں پہنچے۔

5۔ اگر رجوع کرنے اتنی دیر کی کہ عدت کی مدت سے زیادہ وقت گزر گیا تو ایسی حالت میں تجدید نکاح کا حق ہے یعنی دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہو جائے اگر عورت دور ہے تو تجدید نکاح بغیر سفر کیے بذریعہ وکیل کہا جا سکتا ہے۔

6۔ ایک اور اصولی بات یاد رہے کہ اگر طلاق کے شرعی طریقہ میں کوئی شبہ کی بات ہے۔ تو شبہ کا فائدہ طلاق کے خلاف ہو گا نہ کہ طلاق کے حق میں۔

(حافظ علی بہادر خان۔ ایڈیٹر روزنامہ حلال نو بمبئی۔ اخبار حلال نو 11 دسمبر 1953ء)

ایک وقت کی تین طلاقیں اور حنفی علماء کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ اور تیسری طلاق دینے کے ساتھ ہی ساتھ یہ کہا کہ میں تیسری طلاق تاکید کے ساتھ دے رہا ہوں کیا اس صورت میں زید رجوع کر سکتا ہے۔؟ بینوا توجروا۔

الجواب

صورت مسئولہ میں اس کی تصدیق فیما بینہ وبین اللہ کی جائے گی۔ جیسا کہ در مختار میں ہے۔

لفظ الطلاق وقع الكل وان نوي اكتا كيد دين

(اس قول کی بناء پر زید اپنی بیوی سے رجوع کرسکتا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم سید حفیظ اللہ الدین احمد غفرلہ امام مسجد رنگریزاں باڑہ دھلی

(اگر تیسری طلاق تاکید کی نیت سے دی تھی۔ توتین طلاقیں عند اللہ نہ ہوں گی۔ اور خاوند رجوع کرسکتا ہے مگر اس کو کوئی یہ حکم نہیں دے سکتا۔ (محمد کفایت اللہ دھلی۔ مطبوعہ اخبار اہل حدیث دھلی 10 نومبر 1951ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]()

جلد 2 ص 258

محدث فتویٰ